84

أربعون حديثا في سبل الرحمن

قال رسول الله ﷺ نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا



اربعین سُبُل الرحمٰن

تالیف: ابو حمزہ عبد الخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبد اللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

قال رسول اللہ ﷺ:

نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

84

سلسلۃ اربعینات الحدیث النبوی

أربعون حديثا

في فضائل الرحمٰن

اربعین

سُبُلُ الرحمٰن

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

نام کتاب: **اربعین سُبلُ الرحمٰن**

تألیف: **ابو حمزہ عبدالخالق صدّیقی**

ترتیب، تخریج واضافہ: **حافظ حامد محمود الخضری**

تقریظ: **شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ**

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: **042-37357587**

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217
TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511
E-Mail: darussalamny@hotmail.com
Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com
Web Site: www.assunnah.live

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ۝۲﴾ [الجمعة : 2]۔ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ۔ أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَكِّیْهِمْ

﴿وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴾ [الشوری: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقینا لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتھی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ...﴾ الآية))

''جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔'' [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔

---

[1] فتح القدير : 488/1۔

[2] صحيح بخاري، كتاب التفسير، رقم : 4612۔

انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ۔۔۔ الآیۃ ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب و سنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ؕ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۙ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَالْحِکْمَۃَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب و حکمت یعنی قرآن و سنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

''عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیْرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ''

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

"إِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ أَدْبُ اللّٰهِ الَّذِيْ أَدَّبَهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ ،وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهِ،وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهِ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ"❶

"یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔"

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ___))❷

"اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔"

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ___))

---

❶ معرفة علوم الحديث، ص : 63۔

❷ سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث : 2668، عن زيد بن ثابت۔

"اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔"

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ۔"[1]

"وہ اہل حدیث ہیں۔"

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِي . قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِي يَرْوُنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِي وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ .))[2]

"اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔"

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِى الدَّارِيْنِ۔

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص : 27۔

[2] شرف أصحاب الحديث، ص : 31۔

الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا۔)) [1]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبد اللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبد اللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابو ہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فِيْ زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''وَكُنْتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيْدًا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قِيْلَ لَهُ ادْخُلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ'' کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ''كُتِبَ فِيْ زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِيْ زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ'' کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ''اَلْأَرْبَعُوْنَ، اَلْأَرْبَعِيْنَاتُ'' کے نام سے کتب مرتب کردیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

---

[1] العلل المتناهية : 111/1۔ المقاصد الحسنة : 411۔

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص : 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص : 28۔ 46۔ شعب الإيمان للبيهقى : 271/2، برقم : 1727۔

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبد اللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبد اللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبد الرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ) اور حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِیْنَ فِيْ اِرْشَادِ السَّائِرِیْنَ إِلٰی مَنَازِلِ الْمُتَّقِیْنَ"، حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبد الرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِیْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِیْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِیَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبد العظیم بن عبد القوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّةِ"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِیْحِ مُسْلِمٍ"، ابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰی لِلْبَیْهَقِيّ" اور حافظ محمد بن عبد الرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِیْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدْبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيّ" تحریر کی۔ کتب اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقّر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِیْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ یَرْزُقُنِی صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِینَات جمع کی ہیں۔ "اَلْاَرْبَعُوْنَ فِی سُبُلُ الرَّحْمٰنِ" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وکتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْـحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَـلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَـنْ يُّضْلِلْ فَـلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. اَمَّا بَعْدُ!

نیت کے مسائل

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ﴾

(البينة : 5)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور انھیں اس کے سوا حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اس حال میں کہ اس کے لیے دین کو خالص کرنے والے۔''

حدیث 1

((عَـنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضی اللہ عنہ قَـالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ غَزَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَنْوِ اِلَّا عِقَالًا فَلَهٗ مَا نَوٰى.))[1]

''سیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جس نے (بظاہر) اللہ کی راہ میں جنگ کی، لیکن اس کی نیت اونٹ کو باندھنے کی ایک رسی حاصل کرنے کی تھی، اسے وہی چیز ملے گی جو اس کی نیت تھی۔ (یعنی وہ اجر و ثواب سے محروم رہے گا)''

حدیث 2

((وَعَـنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ

[1] صحيح سنن نسائى، للالبانى، رقم: 2941.

فَقَالَ: أَرَأَيْتَ رَجُلٌ غَزَا يَلْتَمِسُ الْاَجْرَ وَالذِّكْرَ مَالَهُ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاشَيْءَ لَهُ، فَاَعَادَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، يَقُوْلُ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا شَيْءَ لَهُ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ اللّٰهَ لَايَقْبَلُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَاكَانَ لَهُ خَالِصًا وَابْتَغِيَ بِهٖ وَجْهُهُ.))[1]

''اور سیّدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا ''ایک آدمی ثواب اور ناموری حاصل کرنے کے لیے جہاد کرتا ہے، اس کے لیے کیا ہے؟'' رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اس کے لیے کوئی ثواب نہیں۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ الفاظ تین مرتبہ ارشاد فرمائے۔ ہر بار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے یہی فرمایا: ''اس آدمی کے لیے کوئی اجر و ثواب نہیں۔'' پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ کوئی عمل قبول نہیں فرماتا جب تک وہ خالص اس کے لیے نہ کیا گیا ہو اور اس سے مقصود محض اس کی رضا طلبی نہ ہو۔''

جہاد سے پہلے عقیدہ اور ایمان صحیح کریں

حدیث 3

((وَعَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: أَتَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ بِالْحَدِيدِ، فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أُقَاتِلُ أَوْ أُسْلِمُ، قَالَ: أَسْلِمْ، ثُمَّ قَاتِلْ، فَأَسْلَمَ، ثُمَّ قَاتَلَ، فَقُتِلَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: عَمِلَ قَلِيلًا وَأُجِرَ كَثِيرًا))[2]

''اور سیّدنا براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک زرہ پوش آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی

---

[1] صحیح سنن نسائی، للالبانی، رقم :2943.

[2] صحیح البخاری، کتاب الجهاد، رقم :2808.

خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں پہلے کافروں سے جنگ کروں یا پہلے اسلام قبول کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: پہلے اسلام قبول کرو، پھر جنگ کرو۔ وہ شخص مسلمان ہوگیا، پھر اس نے جنگ کی اور مارا گیا۔ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اس نے عمل تھوڑا کیا اور اجر زیادہ پایا۔''

جہاد میں بدعقیدہ سے مدد لینے سے انکار

حدیث 4

((وَعَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا قَالَتْ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ بَدْرٍ، فَلَمَّا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرَةِ اَدْرَكَهٗ رَجُلٌ قَدْ كَانَ يُذْكَرُ مِنْهُ جُرْاَةٌ وَنَجْدَةٌ، فَفَرِحَ اَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حِينَ رَاَوْهُ، فَلَمَّا اَدْرَكَهٗ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: جِئْتُ لِاَتَّبِعَكَ وَاُصِيبَ مَعَكَ، قَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ؟ قَالَ: لَا، قَالَ: فَارْجِعْ، فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَتْ: ثُمَّ مَضٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِالشَّجَرَةِ اَدْرَكَهُ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ: كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ، قَالَ: فَارْجِعْ فَلَنْ اَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ، قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَاَدْرَكَهٗ بِالْبَيْدَاءِ، فَقَالَ لَهٗ كَمَا قَالَ اَوَّلَ مَرَّةٍ، تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهٖ؟ قَالَ: نَعَمْ، فَقَالَ لَهٗ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: فَانْطَلِقْ)) [1]

''اور ام المؤمنین سیّدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بدر کی طرف نکلے جب حرۃ الوبرہ (مدینہ سے چار میل کے فاصلہ پر ایک جگہ کا نام) پہنچے تو

[1] صحيح مسلم، كتاب الجهاد والسير، رقم: 4700.

ایک شخص آپ ﷺ سے ملا جس کی بہادری اور جرأت کا بڑا شہرہ تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے دیکھ کر بہت خوش ہوئے جب وہ شخص آپ سے ملا تو اس نے عرض کیا: میں اس لیے حاضر ہوا ہوں کہ آپ کے ساتھ جا ملوں اور جو کچھ ملے اس میں سے حصہ پاؤں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ اور آپ ﷺ آگے روانہ ہو گئے۔ جب مقام شجرہ پر پہنچے تو وہ شخص پھر حاضر ہوا اور وہی کہا جو پہلے کہا تھا۔ آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا کہ لوٹ جا میں مشرک کی مدد نہیں چاہتا۔ وہ شخص پھر لوٹ گیا اس کے بعد وہ پھر مقام بیداء میں آپ ﷺ سے ملا، آپ ﷺ نے وہی فرمایا جو پہلے فرمایا تھا: کیا تو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہے؟ اس بار اس نے کہا میں ایمان رکھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تو پھر چلو۔‘‘

جہاد فرض کفایہ ہے

حدیث 5

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَبِرَسُولِهِ، وَأَقَامَ الصَّلَاةَ، وَصَامَ رَمَضَانَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ أَنْ يُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، جَاهَدَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ جَلَسَ فِي أَرْضِهِ الَّتِي وُلِدَ فِيهَا، فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! أَفَلَا نُبَشِّرُ النَّاسَ؟ قَالَ: إِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ، أَعَدَّهَا اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِينَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ، فَإِذَا سَأَلْتُمُ اللّٰهَ فَاسْأَلُوهُ الْفِرْدَوْسَ، فَإِنَّهُ أَوْسَطُ

الْجَنَّةِ وَأَعْلَى الْجَنَّةِ .)) ❶

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جو شخص اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لایا، نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے، اس کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ (یعنی اللہ تعالیٰ) اسے جنت میں داخل فرمائے، خواہ وہ جہاد کرے یا اسی سرزمین پر بیٹھا رہے جہاں پیدا ہوا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ''یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ہم لوگوں کو یہ خوشخبری سنا نہ دیں؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''جنت میں سو درجے ہیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے فی سبیل اللہ جہاد کرنے والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ ہر دو درجوں کے درمیان اتنا فاصلہ ہے جتنا زمین و آسمان کے درمیان ہے جب تم لوگ اللہ تعالیٰ سے (جنت) مانگو تو فردوس مانگا کرو، فردوس جنت کا سب سے اونچا اور درمیانی حصہ ہے۔''

حدیث 6

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ : شَهَادَةِ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَاِقَامِ الصَّلَاةِ ، وَاِيْتَاءِ الزَّكَاةِ ، وَالْحَجِّ ، وَصَوْمِ رَمَضَانَ .)) ❷

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (1) اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی الٰہ نہیں اور محمد اللہ کے رسول ہیں (2) نماز قائم کرنا (3) زکوٰۃ ادا کرنا (4) حج ادا کرنا اور (5) رمضان کے روزے رکھنا۔''

---

❶ صحيح البخاری ، كتاب الجهاد والسير ، رقم :2790 .
❷ صحيح البخاری ، كتاب الإيمان ، رقم : 8 .

جہاد کے لیے والدین کی اجازت ضروری ہے

حدیث 7

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما يَقُوْلُ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ؟ قَالَ : نَعَمْ! قَالَ: فَفِيْهِمَا فَجَاهِدْ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور جہاد کی اجازت طلب کی۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: کیا تیرے والدین زندہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ''ہاں یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: جا اور (ان کی خدمت کا) جہاد کر۔''

حدیث 8

((وَعَنْ جَاهِمَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ أَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ: هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ : نَعَمْ ، قَالَ: فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ رِجْلَيْهَا .)) [2]

''اور سیّدنا جاہمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں نے جہاد کا ارادہ کیا ہے اور آپ ﷺ سے مشورہ لینے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کیا تیری والدہ زندہ ہے؟ اس نے عرض کیا: ہاں! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

[1] صحيح البخاری، کتاب الجهاد والسير، رقم: 3004.
[2] صحيح سنن نسائی، للالبانی، رقم: 2908.

پھر اس کی خدمت کر، جنت اس کے قدموں کے نیچے ہے۔''

حدیث 9

((وَعَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: اَتٰی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ جِئْتُ اُرِيْدُ الْجِهَادَ مَعَكَ اَبْتَغِیْ وَجْهَ اللّٰهِ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ، وَلَقَدْ اَتَيْتُ وَاَنَّ وَالِدَیَّ لَيَبْكِيَانِ، قَالَ: فَارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میں آپ کے ساتھ جہاد کرنے کی نیت سے حاضر ہوا ہوں۔ اللہ کی رضا جوئی کے لیے اور آخرت میں گھر بنانے کے لیے اور ہاں میرے آنے پر میرے والدین رو رہے تھے۔'' آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے والدین کے پاس جا اور جس طرح انہیں رلایا ہے اسی طرح انہیں ہنسا۔''

بیماری اور مجبوری میں جہاد نہیں

حدیث 10

((وَعَنْ أَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ فِی غَزَاةٍ فَقَالَ: إِنَّ أَقْوَامًا بِالْمَدِينَةِ خَلْفَنَا مَا سَلَكْنَا شِعْبًا وَلَا وَادِيًا إِلَّا وَهُمْ مَعَنَا فِيهِ حَبَسَهُمُ الْعُذْرُ.)) [2]

---

[1] صحيح سنن ابن ماجه، للالبانی، رقم: 2242.

[2] صحيح البخاری، كتاب الجهاد، رقم: 2839.

''اور سیّدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک غزوہ (تبوک) میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کچھ لوگ مدینہ میں ہمارے پیچھے رہ گئے ہیں تاہم ہم کسی گھاٹی اور وادی سے نہیں گزرے مگر وہ ہمارے ساتھ تھے کیونکہ انہیں کسی نہ کسی عذر نے ہمارے ساتھ آنے سے روک لیا تھا۔''

حدیث 11

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما اَنَّـهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ وَلَا تُسَافِرَنَّ امْرَأَةٌ اِلَّا وَمَعَهَا مَحْرَمٌ، فَقَامَ رَجُلٌ، فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اُكْتُتِبْتُ فِي غَزْوَةِ كَذَا وَكَذَا، وَخَرَجَتِ امْرَأَتِي حَاجَّةً، قَالَ: اِذْهَبْ فَحُجَّ مَعَ امْرَأَتِكَ.)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ کوئی مرد کسی غیر عورت سے خلوت نہ کرے اور نہ ہی کوئی عورت محرم کے بغیر سفر کرے۔'' ایک آدمی کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میرا نام فلاں فلاں جہاد میں لکھا گیا ہے اور میری بیوی (اکیلی) حج کو جا رہی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جہاد پر نہ جاؤ اور) اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔''

صرف حکمران مسلمانوں سے جہاد کے لیے بیعت کرے

حدیث 12

((وَعَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: كُنَّا يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ اَلْفًا وَاَرْبَعَ مِائَةً فَبَايَعْنَاهُ وَعُمَرُ آخِذٌ بِيَدِهِ تَحْتَ الشَّجَرَةِ وَهِيَ سَمُرَةٌ وَقَالَ:

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد والسير، رقم: 3006.

بَايَعْنَاهُ عَلَى اَنْ لَّا نَفِرَّ وَلَمْ نُبَايِعْهُ عَلَى الْمَوْتِ .)) [1]

''اور سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حدیبیہ کے روز ہم لوگ چودہ سو کی تعداد میں تھے اور ہم نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی، سیّدنا عمر رضی اللہ عنہ سمرۃ (ببول) کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ہم نے اس شرط پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی کہ میدان جنگ سے فرار نہیں ہوں گے اور یہ بیعت نہیں کی ہم ضرور جان دیں گے۔''

جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت

حدیث 13

((وَعَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ؟ وَاَیُّ الْاَعْمَالِ خَيْرٌ؟ قَالَ: اِيْمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ، قِيْلَ: ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ؟ قَالَ: اَلْجِهَادُ سَنَامُ الْعَمَلِ قِيْلَ: ثُمَّ اَیُّ شَیْءٍ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: ثُمَّ حَجٌّ مَبْرُوْرٌ .)) [2]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا: کون سے اعمال سب سے زیادہ فضیلت والے ہیں؟ یا پوچھا گیا کون سے اعمال بہتر ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لانا۔ پھر پوچھا گیا: اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد (نیک) اعمال کی کوہان ہے۔ پھر پوچھا گیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اس کے بعد کون سا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور۔''

---

1. صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، رقم :4807.
2. صحیح سنن ترمذی، للالبانی، رقم :1255.

حدیث 14

((وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَاهِدُوْا فِـى سَبِيْـلِ اللّٰهِ، فَاِنَّ الْجِهَادَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بَابٌ مِـنْ اَبْـوَابِ الْـجَـنَّةِ يُـنْـجِـى الـلّٰـهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى بِهٖ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ.)) [1]

''اورسیّدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں جہاد کرو، بے شک جہاد فی سبیل اللہ جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ رنج وغم سے نجات دلاتا ہے۔''

حدیث 15

((وَعَـنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ يَـقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَـقُـوْلُ: اَنَـا زَعِيْـمٌ وَالـزَّعِيْـمُ الْـحَمِيْلُ لِمَنْ آمَنَ بِىْ وَأَسْلَمَ، وَهَـاجَرَ بِبَيْتٍ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِىْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَاَنَا زَعِيْـمٌ لِـمَـنْ آمَـنَ بِـىْ وَأَسْلَمَ وَجَاهَدَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِبَيْتٍ فِىْ رَبَضِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِىْ وَسَطِ الْجَنَّةِ، وَبِبَيْتٍ فِىْ اَعْلٰى غُرَفِ الْـجَنَّةِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَلَمْ يَدَعْ لِلْخَيْرِ مَطْلَبًا وَلَا مِنَ الشَّرِّ مَهْرَبًا يَمُوْتُ حَيْثُ شَاءَ اِنْ يَمُوْتَ.)) [2]

''اورسیّدنا فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: میں ضامن ہوں جنت سے باہر اور جنت کے وسط میں

[1] مسند احمد، بديع التفاسير، رقم: 83.

[2] صحيح سنن نسائى، للالبانى، رقم: 2936.

ایک گھر کا اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا اور ہجرت کی اور میں ضامن ہوں جنت سے باہر ایک گھر، جنت کے وسط میں ایک گھر اور جنت کے بالاخانوں میں ایک گھر کا، اس شخص کے لیے جو مجھ پر ایمان لایا، ہجرت کی اور جہاد کیا، جس نے یہ تینوں کام کیے، اس نے گویا نیکی کی کوئی بات نہ چھوڑی اور برائی سے مکمل طور پر بچا رہا، ایسا شخص جہاں بھی مرنا چاہے، مرے (اس کے اجر و ثواب میں کوئی کمی واقع نہیں ہوگی۔)''

حدیث 16

((وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ یَعْدِلُ الْجِهَادَ ، قَالَ: لَا اَجِدُهٗ، قَالَ: هَلْ تَسْتَطِیْعُ اِذَا خَرَجَ الْمُجَاهِدُ اَنْ تَدْخُلَ مَسْجِدَكَ فَتَقُوْمَ وَلَا تَفْتُرَ وَتَصُوْمَ وَلَا تُفْطِرَ؟ قَالَ : وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ ذٰلِكَ ؟)) [1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کا ثواب جہاد کے برابر ہو؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایسا تو کوئی عمل نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے اس آدمی سے سوال کیا: کیا تو ایسا کر سکتا ہے کہ جب کوئی مجاہد (جہاد کے لیے) اپنے گھر سے نکلے تو اپنی مسجد میں داخل ہو جائے اور مسلسل نماز پڑھتا رہے اور بالکل وقفہ نہ کرے اور ساتھ مسلسل روزے بھی رکھے اور کبھی ترک نہ کرے؟ اس آدمی نے عرض کیا: ایسا کون کر سکتا ہے؟''

[1] صحيح البخاری، کتاب الجهاد والسير، رقم :2785.

حدیث 17

((وَ عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنِ احْتَبَسَ فَرَسًا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ اِيْمَانًا بِاللّٰهِ وَتَصْدِيْقًا بِوَعْدِهٖ فَاِنَّ شِبَعَهٗ وَرِيَّهٗ وَرَوْثَهٗ وَبَوْلَهٗ فِی مِيْزَانِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ .)) [1]

”اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جوشخص اللہ پر ایمان کے ساتھ اور اس کے وعدوں کو سچا جانتے ہوئے جہاد فی سبیل اللہ کے لیے گھوڑا رکھے تو اس گھوڑے کا کھانا، پینا اور لید و پیشاب قیامت کے دن مجاہد کے ترازو میں رکھے جائیں گے۔“

حدیث 18

((وَعَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جَبْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَا اغْبَرَّتْ قَدَمَا عَبْدٍ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ .)) [2]

”اور سیّدنا عبدالرحمٰن بن جبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کی راہ میں غبار آلود ہونے والے پاؤں کو جہنم کی آگ نہیں چھوئے گی۔“

حدیث 19

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكٰی مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ حَتّٰی يَعُوْدُ اللَّبَنُ فِی الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ .)) [3]

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2853.

[2] صحیح البخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2811.

[3] صحیح سنن ترمذی، للالبانی، رقم: 1333.

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کے ڈر سے رویا وہ کبھی آگ میں داخل نہ ہوا، الا یہ کہ دودھ تھن میں واپس چلا جائے (جو کہ ناممکن ہے) اور اللہ کی راہ میں پڑنے والا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہوں گے۔''

حدیث 20

((وَعَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَوْقِفُ سَاعَةٍ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنْ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ عِنْدَ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ .)) (1)

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ کی راہ میں گھڑی بھر ٹھہرنا، حجر اسود کے سامنے لیلۃ القدر کے قیام سے بہتر ہے۔''

جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا

حدیث 21

((وَعَنْ اَبِی سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اَیُّ النَّاسِ اَفْضَلُ؟ فَقَالَ: رَجُلٌ يُّجَاهِدُ فِیْ سَبِيلِ اللّٰهِ بِمَالِهٖ وَنَفْسِهٖ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: مُؤْمِنٌ فِیْ شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ يَعْبُدُ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهٖ .)) (2)

---

(1) الاربعون فی الحث علی الجهاد لإبن عساکر، رقم: 18.

(2) صحیح مسلم، کتاب الامارۃ، رقم: 4886.

''اور سیّدنا ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے افضل کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو اپنی جان اور مال کے ساتھ اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس آدمی نے پھر پوچھا: اے اللہ کے رسول! پھر کون؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پھر وہ شخص جو کسی پہاڑ کی گھاٹی میں الگ ہو کر اپنے رب کی عبادت کرے اور لوگوں کو اپنے شر سے بچائے۔''

مجاہد کو عابد کے برابر ثواب ملتا ہے

حدیث 22

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِی سَبِيلِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَنْ يُجَاهِدُ فِی سَبِيلِهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْخَاشِعِ الرَّاكِعِ السَّاجِدِ.))[1]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مجاہد فی سبیل اللہ کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی (مسلسل) روزے رکھے، (مسلسل) قیام کرے (ہر وقت) اللہ سے ڈرے، (مسلسل) حالت رکوع میں رہے (مسلسل) سجدے میں پڑا رہے۔''

مجاہد اللہ کا مہمان ہوتا ہے

حدیث 23

((وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: الْغَازِی فِی سَبِيلِ

[1] صحیح سنن نسائی، للالبانی، رقم: 2930.

اللّٰهِ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ وَفْدُ اللّٰهِ دَعَاهُمْ فَأَجَابُوهُ وَسَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ .)) [1]

''اور سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا، حاجی اور عمرہ کرنے والا، تینوں اللہ کے مہمان ہیں، اللہ نے بلایا تو وہ آ گئے، لہٰذا جب وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں گے تو اللہ انہیں عطا فرمائے گا۔''

سمندر میں ڈوبنے والا بھی شہید ہے

حدیث 24

((وعَنْ أُمِّ حَرَامٍ رضي الله عنها عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ الَّذِي يُصِيبُهُ الْقَيْئُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدٍ، وَالْغَرِقُ لَهُ أَجْرُ شَهِيدَيْنِ .)) [2]

''اور سیّدہ ام حرام رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص (جہاد یا حج کے لیے) سمندر پر سوار ہوا اور اسے قے آئے تو اس کے لیے ایک شہید کا ثواب ہے اور اگر وہ سمندر میں ڈوب جائے تو اس کے لیے دو شہیدوں کا ثواب ہے۔''

اللہ کی راہ میں نکلنے والے کی مدد کرنے کا ثواب

حدیث 25

((وَعَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَقَدْ غَزَا، وَمَنْ خَلَفَهُ فِي

[1] صحيح سنن ابن ماجه، للالبانى، رقم: 2339.
[2] صحيح سنن ابى داؤد، للالبانى، رقم: 2177.

اَهْلِهٖ بِخَيْرٍ فَقَدْ غَزَا .))[1]

''اور سیّدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اللہ کی راہ میں نکلنے والے مجاہد کا سامان تیار کیا اس نے بھی جہاد کیا اور جس نے مجاہد کے جانے کے بعد اس کے گھر بار کی خبر گیری کی اس نے بھی جہاد کیا۔''

اللہ کی راہ میں نکلنے والے راہنمائی کرنے والے کا ثواب

حدیث 26

((وَعَنْ اَبِی مَسْعُودِ الْاَنْصَارِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: اِنِّی اُبْدِعَ بِی فَاحْمِلْنِی فَقَالَ: مَا عِنْدِی ، فَقَالَ رَجُلٌ: يَـارَسُولَ اللّٰهِ! اَنَا اَدُلُّهٗ عَلَی مَنْ يَّحْمِلُهٗ ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ دَلَّ عَلَی خَيْرٍ فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِه .))[2]

''اور سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میری سواری گم ہوگئی۔ مجھے (اللہ کی راہ میں جانے کے لیے سواری دیجئے) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تو کوئی سواری نہیں ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! میں اسے ایسے شخص کا پتہ بتا دیتا ہوں جو اسے سواری مہیا کر دے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نیکی کے کام میں کسی کی راہنمائی کرے گا اسے اتنا ہی ثواب ملے گا، جتنا نیکی کرنے والے کو۔''

---

[1] صحیح مسلم ، کتاب الامارة ، رقم :4903.

[2] صحیح مسلم ، کتاب الامارة ، رقم :4899.

شہید ہونے والے جنت کا بلند ترین درجہ پائیں گے

حدیث 27

((وَعَنْ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ أَنَّ أُمَّ الرُّبَيِّعِ بِنْتَ الْبَرَاءِ وَهِيَ أُمُّ حَارِثَةَ بْنِ سُرَاقَةَ أَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَلَا تُحَدِّثُنِي عَنْ حَارِثَةَ، وَكَانَ قُتِلَ يَوْمَ بَدْرٍ أَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَإِنْ كَانَ فِي الْجَنَّةِ صَبَرْتُ، وَإِنْ كَانَ غَيْرَ ذَلِكَ اجْتَهَدْتُ عَلَيْهِ فِي الْبُكَاءِ، قَالَ: يَا أُمَّ حَارِثَةَ إِنَّهَا جِنَانٌ فِي الْجَنَّةِ، وَإِنَّ ابْنَكِ أَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْأَعْلَى.))[1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیّدنا براء رضی اللہ عنہ کی بیٹی ام ربیع جو کہ حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھیں، رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! مجھے حارثہ کے بارے میں بتایئے وہ کہاں ہے؟ حارثہ بدر کے دن اچانک تیر لگنے سے مارے گئے تھے، اگر وہ جنت میں ہے تو مجھے صبر آجائے گا اور اگر وہ جنت میں نہیں تو میں دل کھول کر رولوں گی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے ام حارثہ! جنت میں درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا سب سے اعلیٰ باغ ''فردوس'' میں ہے۔''

شہداء کی روحیں عرش الٰہی سے لٹک رہی ہیں

حدیث 28

((وَعَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: سَأَلْنَا عَبْدَاللّٰهِ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ ﴿وَلَا

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد، رقم: 2809.

تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِيْ سَبِيلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ﴾ [آل عمران: 169] قَالَ: اَمَا اِنَّا قَدْ سَاَلْنَا عَنْ ذٰلِكَ، فَقَالَ: اَرْوَاحُهُمْ فِيْ جَوْفِ طَيْرٍ خُضْرٍ لَهَا قَنَادِيلُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شَائَتْ، ثُمَّ تَاْوِي اِلَى تِلْكَ الْقَنَادِيلِ، فَاطَّلَعَ اِلَيْهِمْ رَبُّهُمْ اِطِّلَاعَةً، فَقَالَ: هَلْ تَشْتَهُونَ شَيْئًا؟ قَالُوا: اَيَّ شَيْءٍ نَشْتَهِي وَنَحْنُ نَسْرَحُ مِنَ الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْنَا، فَفَعَلَ ذٰلِكَ بِهِمْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ: فَلَمَّا رَاَوْا اَنَّهُمْ لَنْ يُتْرَكُوا مِنْ اَنْ يُّسْاَلُوا، قَالُوا: يَا رَبِّ! نُرِيدُ اَنْ تَرُدَّ اَرْوَاحَنَا فِي اَجْسَادِنَا حَتّٰى نُقْتَلَ فِيْ سَبِيلِكَ مَرَّةً اُخْرٰى، فَلَمَّا رَاٰى اَنْ لَيْسَ لَهُمْ حَاجَةٌ تُرِكُوا.)) [1]

”اور سیّدنا مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا ”جو لوگ اللہ کی راہ میں مارے گئے انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔“ (آل عمران: 169) تو سیّدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا ہم نے اس آیت کا مطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہیدوں کی روحیں سبز پرندوں کی شکل میں ایسی قندیلوں میں رہتی ہیں جو عرش الٰہی سے لٹکی ہوئی ہیں جب چاہتی ہیں جنت میں سیر کے لیے چلی جاتی ہیں۔ پھر ان قندیلوں میں واپس آجاتی ہیں۔ ایک بار ان کے رب نے ان کی طرف توجہ فرمائی اور پوچھا: تمہاری کوئی خواہش ہے؟ شہداء کی ارواح نے جواب دیا: ہم جہاں چاہیں جنت کی سیر کرتی ہیں اور ہمیں کیا چاہیے؟ اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ ان سے یہی سوال دریافت فرمایا، پھر

[1] صحيح مسلم، كتاب الامارة، رقم: 4885.

جب شہداء کی ارواح نے دیکھا کہ جواب دیئے بغیر چھٹکارا نہیں تب انہوں نے جواب دیا: اے ہمارے رب! ہم چاہتی ہیں کہ ہماری ارواح کو ہمارے اجسام میں لوٹا دے یہاں تک کہ ہم تیری راہ میں دوبارہ قتل کی جائیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے دیکھا کہ ان کی کوئی اور خواہش نہیں تو انہیں چھوڑ دیا۔''

شہید قیامت کے روز ستر افراد کی سفارش کر سکے گا

حدیث 29

((وَعَنْ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيكَرِبَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لِلشَّهِيدِ عِنْدَ اللّٰهِ سِتُّ خِصَالٍ: يَغْفِرُ لَهُ فِي أَوَّلِ دُفْعَةٍ مِنْ دَمِهِ، وَيُرَى مَقْعَدَهُ مِنْ الْجَنَّةِ، وَيُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَيَأْمَنُ مِنَ الْفَزَعِ الْأَكْبَرِ، وَيُحَلَّى حُلَّةَ الْإِيمَانِ، وَيُزَوَّجُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ، وَيُشَفَّعُ فِي سَبْعِينَ إِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهِ.)) [1]

''اور سیّدنا مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے نزدیک شہید کو چھ فضیلتیں حاصل ہیں (1) اس کا خون گرتے ہی اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے (2) جنت میں اسے اس کا مقام دکھا دیا جاتا ہے۔ (3) عذاب قبر سے بچایا جاتا ہے۔ (4) قیامت کے روز بڑی گھبراہٹ سے محفوظ رہتا ہے۔ (5) ایمان کا لباس پہنایا جاتا ہے اور موٹی آنکھوں والی حوروں سے اس کا نکاح کیا جاتا ہے۔ (6) (قیامت کے روز) اسے اپنے قریبی رشتہ داروں میں سے ستر آدمیوں کی سفارش کا حق دیا جاتا ہے۔''

[1] صحيح سنن ابن ماجه، للالباني، رقم: 2257.

شہید کا شہادت کے بعد اپنے انعام سے آگاہ کی خواہش کرنا

حدیث 30

((وَعَنْ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ: لَمَّا قُتِلَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرِو بْنِ حَرَامٍ يَوْمَ أُحُدٍ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَا جَابِرُ! أَلَا أُخْبِرُكَ مَا قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِأَبِيكَ قُلْتُ: بَلَى! قَالَ: مَا كَلَّمَ اللّٰهُ أَحَدًا إِلَّا مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ، وَكَلَّمَ أَبَاكَ كِفَاحًا، فَقَالَ: يَا عَبْدِى! تَمَنَّ عَلَيَّ أُعْطِكَ، قَالَ: يَا رَبِّ! تُحْيِينِى فَأُقْتَلُ فِيكَ ثَانِيَةً، قَالَ: إِنَّهُ سَبَقَ مِنِّى أَنَّهُمْ إِلَيْهَا لَا يُرْجَعُونَ، قَالَ: يَا رَبِّ! فَأَبْلِغْ مَنْ وَرَائِي، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ هَذِهِ الْآيَةَ ﴿وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَمْوَاتًا...... الْآيَةَ﴾ كُلَّهَا.)) [1]

''اور سیّدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں احد کے دن جب عبداللہ بن عمرو بن حرام شہید ہوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے جابر! کیا میں تجھے وہ بات نہ بتاؤں جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے باپ سے کی ہے۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کسی شخص سے بغیر حجاب کے بات نہیں فرمائی، لیکن تیرے باپ سے بغیر حجاب کے (یعنی براہ راست) گفتگو فرمائی اور کہا ہے: اے میرے بندے! جو چاہتے ہو مانگو میں تمہیں دوں گا۔ تمہارے باپ نے عرض کیا: اے میرے رب! مجھے دوبارہ زندہ کردے تاکہ میں دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: یہ بات تو ہماری طرف سے پہلے ہی طے ہو چکی ہے کہ مرنے کے بعد دنیا میں واپسی نہیں ہوگی۔

[1] صحیح سنن ابن ماجه، للالبانی، رقم: 2258.

تیرے باپ نے پھر عرض کیا: اے میرے رب! اچھا تو میری طرف سے (اہل دنیا کو) میرا یہ پیغام (یعنی دوبارہ زندہ ہو کر شہید ہونے کی خواہش کرنا) پہنچا دیجئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ نہ سمجھو بلکہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کے ہاں رزق دیئے جاتے ہیں۔''

جنت میں سب سے زیادہ خوبصورت گھر شہداء کے ہیں

حدیث 31

((وَعَنْ سَمُرَةَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِی فَصَعِدَا بِی الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِی دَارًا هِیَ أَحْسَنُ وَأَفْضَلُ لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا، قَالَا: أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ.)) [1]

''سیّدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے آج رات (خواب میں) دیکھا کہ دو شخص آئے اور مجھے ایک درخت پر چڑھا کر لے گئے پھر ایک خوبصورت اور بہترین گھر میں لے گئے جس سے زیادہ خوبصورت گھر میں نے نہیں دیکھا ان دونوں آدمیوں نے مجھے بتایا کہ گھر شہیدوں کا ہے۔''

شہید پر فرشتے اپنے پروں کا سایہ کرتے ہیں

حدیث 32

((وَعَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ قَالَ: سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ

[1] صحيح البخاری، كتاب الجهاد، رقم: 2791.

عَبْدِاللّٰهِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: لَمَّا قُتِلَ أَبِی جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِی، وَيَنْهَوْنِی عَنْهُ، وَالنَّبِیُّ ﷺ لَا يَنْهَانِی فَجَعَلَتْ عَمَّتِی فَاطِمَةُ تَبْكِی، فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا.)) [1]

''اور سیّدنا محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ (احد کے روز) میرے والد کی میت رسول اکرم ﷺ کے سامنے لائی گئی۔ کافروں نے ان کے جسم کا مثلہ کر دیا تھا (یعنی ناک کان کاٹ ڈالے تھے) جب جنازہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے رکھ دیا گیا تو میں اپنے والد کے چہرے سے بار بار پردہ ہٹاتا تو لوگوں نے مجھے منع کیا۔ اتنے میں رسول اکرم ﷺ نے ایک عورت کے رونے کی آواز سنی، پتہ چلا کہ وہ عمرو (مقتول کے باپ) کی بیٹی یا بہن تھی۔ آپ ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا: کیوں روتی ہو؟ یا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ رو، عبداللہ پر تو فرشتے اپنے پروں سے سایہ کیے ہوئے ہیں۔''

شہید کو شہادت کے وقت چیونٹی کے کاٹنے کے برابر تکلیف ہونا

حدیث 33

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الشَّهِيدُ لَا يَجِدُ مَسَّ الْقَتْلِ إِلَّا كَمَا يَجِدُ أَحَدُكُمُ الْقَرْصَةَ يَقْرِصُهَا.)) [2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: شہید

[1] صحيح البخاری، كتاب الجهاد، رقم: 2816.
[2] صحيح سنن نسائی، للالبانی، رقم: 2963.

کو شہادت کے وقت اتنی ہی تکلیف ہوتی ہے جتنی تم میں سے کسی کو چیونٹی کے کاٹنے کے وقت ہوتی ہے۔''

دو قطرے اللہ کو بہت محبوب ہیں

حدیث 34

((وَعَنْ أَبِي أُمَامَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ شَيْءٌ أَحَبَّ إِلَى اللّٰهِ مِنْ قَطْرَتَيْنِ وَأَثَرَيْنِ: قَطْرَةٌ مِنْ دُمُوعٍ فِي خَشْيَةِ اللّٰهِ، وَقَطْرَةُ دَمٍ تُهَرَاقُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَمَّا الْأَثَرَانِ فَأَثَرٌ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ، وَأَثَرٌ فِي فَرِيضَةٍ مِنْ فَرَائِضِ اللّٰهِ.)) [1]

''اور سیّدنا ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کو دو قطروں سے زیادہ محبوب کوئی قطرہ نہیں اور دو نشانوں سے زیادہ محبوب کوئی نشان نہیں۔ دو قطروں میں سے (1) پہلا قطرہ وہ ہے جو اللہ کے ڈر سے آنکھ سے نکلے اور (2) دوسرا قطرہ خون کا وہ قطرہ ہے جو اللہ کی راہ میں (انسان کے جسم سے) بہے۔ دو نشانوں میں سے (1) پہلا نشان وہ جو (جسم پر) اللہ کی راہ میں پڑے (مثلاً دشمن کی مار سے یا گرنے سے چوٹ آجائے یا تیر، تلوار یا گولی وغیرہ سے زخم آئے) (2) دوسرا وہ نشان جو فرائض ادا کرنے میں پڑے (مثلاً سردی میں وضو کرنے سے پاؤں پھٹ جائیں یا سجدہ کرنے سے ماتھے پر نشان پڑ جائے وغیرہ۔)''

---

[1] صحيح سنن ترمذی، للالبانی، رقم: 1363.

شہید بار بار دنیا میں آکر شہید ہونے کی تمنا کرے گا

حدیث 35

((وَعَنْ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ما أَحَدٌ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَا عَلَى الْأَرْضِ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا الشَّهِيدُ يَتَمَنَّى أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرَى مِنَ الْكَرَامَةِ.)) [1]

''اور سیّدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جنت میں جاتا ہے وہ دنیا میں واپس آنا کبھی پسند نہیں کرتا، خواہ اسے روئے زمین کی ساری دولت دے دی جائے، البتہ شہید دنیا میں واپس آنا چاہتا ہے اور شہادت کے عوض اسے جو عزت حاصل ہوتی ہے اس کی بنا پر چاہتا ہے کہ دس بار اللہ کی راہ میں شہید ہو۔''

شہادت کی موت طلب کرنے کی فضیلت

حدیث 36

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيفٍ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: مَنْ سَأَلَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللّٰهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ، وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ.)) [2]

''اور سیّدنا سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

[1] صحيح البخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2817.

[2] صحيح سنن نسائی، للالبانی، رقم: 2967.

جو شخص اللہ عزوجل سے سچے دل سے شہادت طلب کرے اللہ تعالیٰ اسے شہادت کے درجات عطا فرمائے گا، خواہ وہ اپنے بستر پر (طبعی موت) پر مرے۔''

رسول اکرم ﷺ شہید ہونے کی تمنا فرماتے

حدیث 37

((وَعَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: انْتَدَبَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِی سَبِیلِهِ لَا یُخْرِجُهُ إِلَّا إِیمَانٌ بِی وَتَصْدِیقٌ بِرُسُلِی أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِیمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ، وَلَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِی مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِیَّةٍ، وَلَوَدِدْتُ أَنِّی أُقْتَلُ فِی سَبِیلِ اللّٰهِ، ثُمَّ أُحْیَا، ثُمَّ أُقْتَلُ، ثُمَّ أُحْیَا، ثُمَّ أُقْتَلُ.))[1]

''اور سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے ''اس ذات کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مسلمانوں کو اس بات سے دکھ نہ پہنچتا کہ میں انہیں چھوڑ کر جہاد کے لیے نکل جاؤں (تو ایسا ضرور کرتا) اور میرے پاس اتنی سواریاں نہیں کہ ہر آدمی کو اپنے ساتھ لے جا سکوں (اگر میں ایسا کر سکتا تو) میں جہاد فی سبیل اللہ کرنے والی کسی بھی فوجی مہم سے پیچھے نہ رہتا، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! میں چاہتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں، پھر زندہ کیا جاؤں، پھر قتل کیا جاؤں۔''

---

[1] صحیح البخاری، کتاب الجهاد، رقم: 2797.

اللہ کی راہ میں پہرہ دینے کی فضیلت

حدیث 38

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: رِبَاطُ يَوْمٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَمَوْضِعُ سَوْطِ أَحَدِكُمْ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا، وَلَرَوْحَةٌ يَرُوحُهَا الْعَبْدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ لَغَدْوَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا.))[1]

''اور سیّدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک دن کا پہرہ دینا، دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے، اللہ کی راہ میں کسی آدمی کا صبح وشام کے وقت چلنا دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سے بہتر ہے، نیز تم میں سے کسی جنتی کی جنت میں لاٹھی رکھنے والی جگہ دنیا اور اس میں جو کچھ ہے اس سب سے بہتر ہے۔''

جہاد کی اہمیت

حدیث 39

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَغْزُ وَلَمْ يُحَدِّثْ بِهِ نَفْسَهُ مَاتَ عَلَى شُعْبَةٍ مِنْ نِفَاقٍ.))[2]

''اور سیّدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اس حالت میں مرا کہ اس نے کسی جہاد میں حصہ نہ لیا اور نہ ہی کبھی اس کے دل میں

---

[1] صحيح سنن ترمذى للألبانى، رقم: 1360.

[2] صحيح مسلم، كتاب الامارة، رقم: 4931.

جہاد کی خواہش پیدا ہوئی، وہ نفاق کے ایک حصہ پر مرا۔“

حدیث 40

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يُوشِكُ الْأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلٰكِنَّكُمْ غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ وَلَيَنْزَعَنَّ اللّٰهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللّٰهُ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ، فَقَالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! وَمَا الْوَهْنُ؟ قَالَ: حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.))[1]

”اور سیّدنا ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: عنقریب غیر مسلم قومیں ایک دوسرے کو تمہارے خلاف (چڑھائی) کے لیے اس طرح بلائیں گی جس طرح کھانا کھانے والے (ایک دوسرے کو) دسترخوان کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے کسی) کہنے والے نے عرض کیا: کیا ہم اس وقت تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، بلکہ اس وقت تم تعداد میں بہت زیادہ ہو گے، لیکن تمہاری حیثیت ندی میں بہنے والے جھاگ کی سی ہوگی اور اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن کے دلوں سے تمہارا رعب ختم کر دے گا اور تمہارے دلوں میں وہن ڈال دے گا۔ کہنے والے نے پھر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! یہ وہن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دنیا کی محبت اور موت کی ناپسندیدگی۔“

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلَى خَيْرِ خَلْقِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ

[1] صحيح سنن أبي داؤد للألباني، رقم: 3610.